بنو ہاشم اور بنو امیہ میں ازدواجی تعلقات

(۴)

ڈاکٹر محمد لیسین مظہر صدیقی استاذ شعبہ تاریخ مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

حضرت حسین شہید کی بیٹی سکینہ کی ایک دختر ربیحہ بنت عبداللہ بن عثمان اسدی نے مشہور اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک کے ایک بیٹے عباس (متوفی سنہ ۱۳۱ھ / ۷۳۳ء)[1] سے کسی وقت شادی کی تھی[2]۔ اگرچہ یہ شادی نسبی لحاظ سے بنو امیہ اور بنو ہاشم کے درمیان رشتۂ ازدواج کے دائرہ میں براہ راست نہیں آتی تاہم اس کا اس اعتبار سے ایک مخصوص مقام ہے کہ عباس اموی کے نانا حضرت حسین بن علی ہاشمی تھے بالکل اسی طرح جس طرح حضرت حسین کے نانا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ ظاہر ہے کہ یہ مماثلت محض رشتوں کی یکسانی کی بنا پر ہے اس کا تعلق کسی طور کیفیت سے نہیں ہے۔

حسینی خانوادہ کی دو دختران گرامی کی طرح فرزندان کرام نے بھی امویوں سے رشتۂ ازدواج قائم کیا تھا۔ حضرت حسین کے بیٹوں اور پوتوں میں سے تو کسی کے بارے میں نہ معلوم

---

[1] عباس بن ولید اموی کے لئے دیکھئے اعلام چہارم ص ۴۰، جمہرہ ص ۹۴، زبیری ص ۵۹

[2] زبیری ص ۵۹، ۶۷ اور ۲۳۳، نیز ملاحظہ ہو ابن عساکر ہفتم ص ۲۷۰، العقد الفرید چہارم ص ۴۴۲، ۶۱۴۔

ہو سکا البتہ ان کے پڑپوتوں میں سے کم از کم دو نے ضرور بنو امیہ کی دختران جمیل سے شادی کی تھی ان میں سے ایک حسن بن حسین بن علی زین العابدین بن حسین بن علی بن ابی طالب ہاشمی نے مشہور اموی ابو احیحہ سعید بن العاص بن امیہ (متوفی سنہ ۳ھ سنہ ۶۲۴ء) کی ایک پڑپوتی خلیدہ بنت مروان بن عنبسہ بن سعید بن العاص اموی سے شادی کی تھی جن سے دو صاحبزادے محمد اور عبداللہ اور ایک دختر فاطمہ پیدا ہوئی تھیں[1]۔ اسی طرح زین العابدین کے ایک دوسرے پوتے اسحاق بن عبداللہ بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ہاشمی نے حضرت عثمان بن عفان کی پڑپوتی عائشہ بنت عمر بن عاصم بن عثمان بن عفان اموی سے عقد کیا تھا جن سے ایک فرزند یحیٰی نے جنم لیا تھا[2]۔ یہ دل چسپ اتفاق ہے کہ حسینی دختر کے ایک شوہر اگر عثمانی تھے تو ایک عثمانی دختر کے شوہر بھی حسینی تھے۔ حسینی اور اموی خانوادوں میں ان دو مؤخرالذکر رشتوں کے قیام کے قطعی زمانہ حتمی تاریخوں کی عدم موجودگی میں متعین کرنا قریب قریب ناممکن ہے تاہم یہ یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ یہ دونوں رشتے دوسری صدی ہجری کے آغاز میں (یعنی آٹھویں صدی عیسوی کے ربع اول کے بعد کسی وقت ہوئے ہوں گے۔ تاریخ ازدواج سے قطع نظر یہ امر مسلم ہے کہ قریش یا بنو ہاشم اور بنو امیہ کے حسینی اور اموی خانوادوں میں رشتۂ مصاہرت قائم ہوا۔ حسینی دختران نیک اختر اموی صاحبزادوں سے منسوب ہوئیں اور اموی صاحبزادیاں حسینی فرزندوں کے حبالۂ نکاح میں آئیں اور دونوں مشترکہ رشتوں سے اولادیں ہوئیں اور ان کی نسلیں چلیں اور اس طرح اموی عہد کے اواخر میں میں حسینی ہاشمی اور اموی نسب کی مشترکہ گنگا جمنی نسل وجود میں آ گئی۔

حضرت علی بن ابی طالب ہاشمی رضی اللہ عنہ کا خاندان جیسا کہ اوپر کہا جا چکا ہے

[1] زبیری ص ۱۰۷، جمہرہ ۴۹ [2] زبیری ص ۶۵، جمہرہ ۷۱۔

حضرات حسنین کے علاوہ ان کے تین اور فرزندان گرامی سے بھی چلا تھا جو ماں کی طرف سے نہ تو خاندان ہاشمی سے تعلق رکھتے تھے اور نہ امن کی رگوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خون گردش کر رہا تھا اس لئے وہ سب علوی کہلائے، اگرچہ حضرت علی کے ان علوی صاحبزادوں کو حضرات حسنین کے مقابلہ میں وہ برتر و اعلیٰ مقام حاصل نہ تھا ہے جو خاندان رسول کا امتیاز خاص ہے تاہم ان کا اصلاً، حسباً اور نسباً ہاشمی ہونے کی بدولت ان کا ایک اپنا مقام ہے۔ ان میں بھی حضرت علی کے تیسرے صاحبزادے محمد بن الحنفیہ کو بعض خاص وجوہ سے ایک منفرد مقام و فضیلت حاصل ہے اس لئے اب ان کے خاندان کے بنو امیہ سے رشتۂ ازدواج کا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے

مؤرخین اور ماہرین انساب نے حسنی اور حسینی خانوادوں کے مقابلہ میں علوی خانوادوں پر عام طور پر اور عام اموی یا غیر اموی عرب قبائل خاندانوں پر خاص طور سے کم توجہ دی ہے البتہ اس سے تمام خلفاء کے خاندان ضرور مستثنیٰ ہیں اس لئے ان کے بارے میں کم معلومات مل سکیں تاہم جو کچھ بھی دستیاب ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ محمد بن الحنفیہ کے گھرانے نے بھی امویوں سے شادی بیاہ کے تعلقات استوار کئے تھے۔ اگرچہ وہ بہت ہی کم اور محدود پیمانے پر تھے۔ چنانچہ ان کی صرف ایک پوتی کے بارے میں معلوم ہو سکا ہے جنھوں نے ایک اموی سے عقد کیا تھا۔ زبیری کے مطابق لبابہ بنت عبداللہ بن محمد بن علی بن ابی طالب ہاشمی نے بنو امیہ کے مشہور سعیدی خاندان کے ایک فرد سعید بن عبداللہ بن عمرو بن سعید بن عاص بن امیہ سے شادی کی تھی [1]

---

[1] زبیری ص ۷۷ کا بیان ہے کہ لبابہ بنت عبداللہ علوی کی پہلی شادی ان کے اپنے ایک ابن عم عبیداللہ بن علی بن محمد بن علی بن ابی طالب ہاشمی سے ہوئی تھی۔ اور ان کے انتقال کے بعد لبابہ سعید بن عبداللہ اموی کے نکاح میں آئیں۔ لیکن ابن حزم اندلسی، باقی آئندہ

اسی طرح حضرت علی کے دوسرے صاحبزادے عباس بن الکلابیہ کی ایک پوتی نفیسہ بنت عبید اللہ بن عباس بن علی بن ابی طالب ہاشمی نے بدنام اموی خلیفہ یزید بن معاویہ بن ابی سفیان کے ایک پوتے عبد اللہ بن خالد بن یزید بن معاویہ سے شادی کی تھی جن سے ان کے دو بیٹے علی اور عباس پیدا ہوئے تھے[1]، بہر کیف یہ رشتہ حادثہ کربلا کے پس منظر میں تاریخی لحاظ سے بہت اہمیت رکھتا ہے کیونکہ یہ وہی عباس بن علی تھے جو اپنے علاتی بھائی حضرت حسین بن علی ہاشمی کے ساتھ کارزار کربلا میں شریک غمگساری تھے، ان کے ساتھ ان کے تین سگے بھائی عثمان، جعفر اور عبد اللہ (حضرت علی کے کلابی بیوی سے فرزند) بھی شریک معرکہ جاں نثاری تھے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو جب پیاس لگی تو یہی عباس بن علی تھے جو مشکیزہ میں پانی بھر کر لائے تھے، اور حضرت حسین شہید کی پیاس بجھائی تھی۔ اسی بنا پر عباس کو "السقا" اور "ابو القربہ" کہا جاتا ہے اور آخر کار حضرت حسین کے قدموں پر عباس اور ان کے تین بھائیوں نے جان دے دی تھی[2]۔ اس پس منظر میں کیا یہ حیرت انگیز اور اپنی جگہ اہم بات نہیں کہ انہی عباس علوی کے فرزند عبید اللہ علوی نے جو اپنے باپ کے وارث اپنے دو چچا محمد بن الحنفیہ اور عمر بن التغلبیہ کی حیات میں بن گئے تھے[3]۔ اپنی دختر کی شادی اس اموی خلیفہ کے پوتے سے کر دی تھی جس کے عہد میں ان کے باپ اور تین چچا قتل کر دیے گئے تھے، مورخین اور ماہرین انساب نے حضرت علی کے پانچویں فرزند عمر بن التغلبیہ کے کئی فرزندوں اور صاحبزادیوں کا ذکر ضرور

بقیہ گذشتہ: جمہرہ ص ۱۱-۱۲ کا بیان ہے کہ شادی کسی اموی سے نہیں بلکہ سعید بن عبد اللہ بن عمر بن سعد بن ابی وقاص زہری سے ہوئی تھی۔

[1] زبیری ص ۷۹، جمہرہ ۶۰ اور ۱۰۳ اغالباً ان سے اور بھی ان کی اولادیں ہوئی تھیں لیکن ماخذ میں ان کا مزید ذکر نہیں ملتا ہے۔

[2] زبیری ص ۴۳۔ [3] ایضاً،

کیا ہے[1] تاہم ان میں سے کسی کی بنی امیہ میں شادی کا حوالہ نہیں دیا ہے بہرکیف حضرت علی کے مختلف خانوادوں کے ایک مجموعی تجزیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے پانچ فرزندوں کے گھرانوں میں سے چار نے بنو امیہ کے مختلف خانوادوں سے مختلف اوقات اور ادوار میں ازدواجی تعلقات قائم کئے تھے۔ ان اموی گھرانوں میں حضرت عثمان کا عثمانی خانوادہ بھی تھا اور مشہور صاحب علم و فضل و ثروت سعید کا گھرانہ بھی۔ ان کے ساتھ ساتھ امویوں کے دو حکمراں خاندان خانوادۂ سفیانی اور خانوادۂ مروانی بھی شامل تھے، جن سے علوی، حسنی اور حسینی خانوادوں کے ازدواجی روابط بوجوہ خاص بہت اہم ہیں۔

حضرت علیؓ کے مختلف خانوادوں کے علاوہ بعض دوسرے ہاشمی گھرانے بھی ایسے تھے جنھوں نے اموی خاندان سے شادی بیاہ کے تعلقات کسی نہ کسی پیڑھی میں قائم کر رکھے تھے۔ علوی حسنی اور حسینی خانوادوں کے بعد حضرت علی کے بھائی حضرت جعفر بن ابی طالب کا خاندان وہ ممتاز ہاشمی گھرانہ ہے جس نے امویوں سے ازدواجی تعلقات غالبًا واقعہ کربلا کے بعد سب سے پہلے قائم کئے تھے۔ چنانچہ زبیری اور ابن حزم کے متفقہ بیان کے مطابق حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی ایک پوتی ام محمد بنت عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب نے کسی اور سے نہیں بلکہ امویوں کے سب سے بدنام خلیفہ یزید بن معاویہ بن ابی سفیان سے شادی کی تھی[2]۔ غالبًا اس رشتہ سے ان کی کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی کیونکہ اس باب میں دونوں خاموش ہیں۔ اسی طرح حضرت جعفر ہاشمی کی ایک اور پوتی ام کلثوم بنت عبد اللہ بن جعفر ہاشمی نے پہلے عبد الملک اموی اور اس کے بیٹے ولید بن عبد الملک اموی کے مشہور و بدنام والی حجاج بن یوسف ثقفی سے نکاح کیا تھا۔ اور اس کے مرنے کے بعد دوسرا نکاح حضرت عثمان بن عفان کے صاحبزادے ابان اموی سے غالبًا سلیمان بن عبد الملک اموی

---

[1] زبیری ص ۸۰، ابن حزم جمہرہ ص ۶۰، [2] زبیری ص ۸۲، ۸۳، جمہرہ ص ۶۲

(عہد خلافت ۹۶ھ/۷۱۵ء تا ۹۹ھ/۷۱۷ء) میں کیا تھا[۱]۔ ابن قتیبہ دینوری اور بلاذری اس رشتہ کے بارے میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں بتاتے البتہ ابن قتیبہ جعفری خاندان کے ایک اور رشتۂ ازدواج کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضرت جعفر کی تیسری پوتی ام ابیہا بنت عبداللہ بن جعفر (جو لیلیٰ بنت مسعود النہشلی کے بطن سے تھیں[۲]) نے عبدالملک بن مروان خلیفۂ وقت سے اس کے عہد خلافت میں شادی کی تھی مگر شاید یہ رشتہ زیادہ دنوں نہیں چل سکا اور جلد ہی طلاق ہو گئی تھی طلاق کا سبب یہ ہوا تھا کہ ایک دن عبدالملک نے اپنے دانتوں سے سیب کاٹ کر کھایا اور اپنی بیوی کی طرف اچھال دیا تاکہ وہ باقی کھائے پھر چونکہ عبدالملک کو سانس کی تکلیف (بخر) تھی لہٰذا نفاست پسند اور نک چڑھی بیوی نے چھری منگوائی عبدالملک کے پوچھنے پر انہوں نے جواب دیا کہ گندگی دور کرنے کے لئے۔ ظاہر تھا کہ خلیفہ اس کو برداشت نہ کر سکا اور طلاق ہو گئی۔ بعد ان کی شادی ایک ہاشمی فرد علی بن عبداللہ بن عباس ہاشمی سے ہو گئی تھی[۳] حضرت جعفر ہاشمی کی چوتھی پوتی رملہ بنت محمد بن جعفر بن ابی طالب نے یکے بعد دیگرے دو اموبوں سے شادی کی تھی پہلی سلیمان بن ہشام بن عبدالملک اموی (متوفی ۱۳۲ھ/۷۵۰ء[۴]) سے غالباً ہشام بن عبدالملک کے عہد خلافت ۱۰۵ھ/۷۲۴ء تا ۱۲۵ھ/۷۴۳ء کے دوران کسی وقت ہوئی تھی اور وہ ان کے شوہر کے قتل تک قائم رہی[۵] اور دوسری شادی سفیانی گھرانے کے ایک فرد ابو القاسم بن ولید بن عتبہ بن ابی سفیان اموی سے ہوئی تھی۔ لیکن یہ زیادہ دنوں غالباً چل نہیں سکی کیونکہ ابو القاسم سفیانی اموی کو عباسی خونیں انقلاب کے پر آشوب ایام میں دوسرے امویوں کے ساتھ عبداللہ بن علی عباسی نے موت کے گھاٹ اتار دیا تھا[۶] تب انہوں نے تیسری شادی

۱۔ انساب الاشراف پنجم ص ۱۲۰، المعارف ۲۰۷ نیز ملاحظہ ہو طبری ششم ص ۴۲۰

۲۔ المعارف ص ۲۰۷، ۳۔ اعلام سوم ص ۲۰۰ ۴۔ کتاب المحبر ص ۴۴۹، ۵۔ ایضاً۔

بنوعباس میں کی تھی۔ محمد بن حبیب بغدادی ہی کی روایت ہے کہ جعفری خاندان کی ایک اور دختر جو حضرت جعفر طیار کی سگڑ پوتی ہوتی تھیں اور جن کا نام ربیحہ بنت محمد بن علی بن عبداللہؓ بن جعفر طیار تھا کی پہلی دو شادیاں یکے بعد دیگرے دو امویوں یزید بن ولید بن یزید بن عبدالملک بن مروان اموی اور ان کے بعد بکار بن عبدالملک بن مروان اموی سے ہوئی تھی۔ پھر ان کی تیسری اور چوتھی شادیاں بنو ہاشم کے عباسی اور حسنی خانوادوں کے افراد سے بالترتیب ہوئی تھیں[1] مجموعی طور پر جعفری خاندان کی اب تک معلومات کے مطابق پانچ دختروں نے امویوں سے رشتۂ ازدواج استوار کیا تھا لیکن اگر دوسری طرف سے نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کم از کم سات اموی افراد نے جعفری ہاشمی خاندان کی دامادی کا شرف حاصل کیا تھا کیونکہ دو جعفری صاحبزادیوں نے جیسا کہ ابھی ذکر آچکا ہے یکے بعد دیگرے دو دو امویوں سے ازدواجی تعلق قائم کیا تھا اس سلسلہ میں یزید اموی کی جعفری خاندان میں شادی خاصی اہمیت کی حامل ہے۔ اول اس سیاسی تاریخی پس منظر میں کہ واقعۂ کربلا گذرے ابھی مدت نہ ہوئی تھی اور دوسرے اس بنا پر بھی کہ اس سے پہلے یزید اموی کے لئے اسی جعفری خاندان کی ایک صاحبزادی کے ہاتھ کے سلسلہ میں انکار ہوچکا تھا جس کا ذکر ہم آئندہ کچھ صفحات بعد کریں گے۔

آخری ہاشمی خاندان جس نے امویوں سے رشتۂ ازدواج جوڑا عباسی خانوادہ ہے جس کے بارے میں یہ حقیقت بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ وہ رسول کریم کے عم محترم حضرت عباس بن عبدالمطلب ہاشمی کا گھرانہ ہے اور جو بنوامیہ کا جانشین حکمراں خاندان بھی ہے ہماری اب تک کی معلوم اطلاعات کے مطابق عباسی خانوادہ کی کم از کم تین دختروں کی نسبت اموی گھرانوں میں ہوئی تھی۔ ان میں سے دو صاحبزادیاں حضرت عبیداللہ بن عباس ہاشمی کی تھیں۔ ان کی پہلی دختر نیک اختر لبابہ بنت عبیداللہ ہاشمی نے یکے بعد دیگرے تین

---

[1] کتاب المحبر ص ۴۴۰

شادیاں کیں[1]۔ پہلی شادی حضرت علی بن ابی طالب ہاشمی کے صاحبزادے عباس علوی سے ہوئی تھی جن سے ایک صاحبزادے عبید اللہ پیدا ہوئے اور جو حضرت حسینؓ کے ساتھ میدان کربلا میں اپنے باپ کے بعد شہید ہوئے[2] پھر اس کے بعد ہی ان کی دوسری شادی حضرت معاویہ اموی کے بھائی عتبہ بن ابی سفیان کے بیٹے ولید اموی سے ہوئی جو یزید بن معاویہ اموی کے عم زاد بھائی اور عہد یزیدی میں مکہ اور مدینہ میں گورنر تھے ان سے ایک بیٹا قاسم بن ولید اموی پیدا ہوا[3] ولید بن عتبہ اموی کے انتقال کے بعد لبابہ عباسی کی تیسری اور آخری شادی حضرت حسن بن علی بن ابی طالب کے صاحبزادے زید حسنی ہاشمی سے ہوئی، جن سے ایک صاحبزادی نفیسہ بنت زید بن حسن پیدا ہوئیں[4] اور جن کا نکاح اموی خلیفہ وقت ولید بن عبد الملک اموی سے ہوا تھا۔ اس کا حوالہ پہلے گذر چکا ہے[5] دوسرے ہاشمی گھرانوں کی مانند عباسی خانوادہ کی ایک دختر کا واقعہ کربلا کے فوراً بعد یزید اموی کے عم زاد اور والی حرمین سے شادی کرنا خصوصاً اس حقیقت کی روشنی میں کہ ان کے ایک فرزند اس معرکہ میں کام آچکے تھے کافی اہم ہے۔ اس طرح یہ ثابت ہوتا ہے کہ عباسی گھرانے نے اموی عہد کے آغاز سے ہی حکمراں خاندان سے دوستانہ اور برادرانہ تعلقات بعض ناخوشگوار معاملات کے باوجود قائم رکھے تھے اس کی تائید متعدد واقعات اور بہت سی روایات سے ہوتی ہے[6] جن کا مفصل ذکر کسی اور وقت ہوگا۔

بہر حال انہیں لبابہ بنت عبید اللہ عباسی کی ایک اور بہن میمونہ عباسی ہاشمی نے یکے بعد دیگرے چار شادیاں کی تھیں[7] اور ان میں سے آخری شادی ایک اموی فرد ابو السنابل

---

[1] زبیری ص ۳۲، کتاب المحبر ص ۴۴۱، [2] زبیری ص ۳۲، [3] ایضاً نیز ملاحظہ ہو جمہرہ ص ۱۰۲، آغانی اول ص ۱۵۰، [4] زبیری ص ۳۲، [5] ملاحظہ ہو مضمون ہذا کا ص ۳۶، [6] کتاب المنمق ص ۳۰۷، ۴۰۲، [7] زبیری ص ۳۰۴، باقی آئندہ

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عامر بن کریز سے ہوئی تھی جن سے اگرچہ میمونہ کی کوئی اولاد نہیں ہوئی[۱] اوپر ذکر گذر چکا ہے کہ ان ہی ابوالسنابل اموی نے ایک اور ہاشمی دختر خدیجہ بنت علی بن ابی طالب علوی ہاشمی سے پہلے شادی کی تھی[۲]۔ عباسی خانوادہ کی تیسری دختر مشہور صحابی رسول حضرت عبداللہ بن عباس ہاشمی کی ایک پوتی ربطہ بنت عبیداللہ بن عبداللہ بن عباس ہاشمی تھیں جن کی پہلی شادی عبدالملک بن مروان مشہور اموی خلیفہ کے ایک فرزند عبداللہ اموی سے ہوئی تھی[۳] اور ان کے بعد وہ محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس عباسی سے منسوب ہوئیں جن سے مشہور عباسی خلیفہ اول ابوالعباس عبداللہ بن محمد عباسی نے جنم لیا تھا اور جو السفاح کے لقب سے زیادہ مشہور و معروف ہیں[۴]۔ عباسی دختروں کی طرح عباسی فرزندوں نے بھی امویوں میں شادی بیاہ کے تعلقات استوار کئے تھے اگرچہ اس کے ثبوت میں ہمارے پاس اموی عہد کی صرف ایک مثال ہے۔ زبیری کا بیان ہے کہ محمد بن ابراہیم بن علی بن عبیداللہ بن عباس ہاشمی نے عثمانی خانوادہ کی ایک دختر رقیہ صغریٰ بنت محمد الدیباج بن عمرو بن عثمان بن عفان اموی سے شادی کی تھی یہ ان کی دوسری شادی تھی اور اس سے پہلے وہ حسنی خانوادہ کے ایک فرد کے نکاح میں رہ چکی تھیں۔ رقیہ عثمانی نے محمد بن ابراہیم عباسی کے گھر میں دوران نفاس وفات پائی[۵]۔ ان چار معلوم عباسی

باقی گذشتہ۔ [۱] کتاب المحبر ص ۴۴۱، زبیری ص ۲۳ نے ان کی صرف تین شادیوں کا ذکر کیا ہے بغدادی کے بقول ان کے پہلے شوہر عبداللہ بن علی بن ابی طالب علوی تھے جو مصعب بن زبیر کے ساتھ ۶۷ھ / ۶۸۳ء میں قتل ہوئے زبیری نے اس شادی کا ذکر نہیں کیا ہے باقی تین شادیوں پر زبیری اور بغدادی متفق ہیں ابوالسنابل اموی کے علاوہ ان ——— کے بقیہ دو شوہر ابوسعید بن عبدالرحمٰن مخزومی اور نافع بن جبیر نوفلی تھے۔

[۲] زبیری ص ۴۲، [۳] ملاحظہ ہو مضمون زیر نظر کا ص ۳۲، ۳۳، باقی آئندہ۔

ازدواجی رشتوں سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ بنو امیہ کی خلافت کے نوے سالہ عہد میں مختلف اوقات میں متعدد ہاشمی خانوادوں کے جو معاشرتی روابط قائم ہوتے رہے ان میں عباسی گھرانے کا بھی اپنا حصہ تھا اور ان میں سے بعض رشتے ہر لحاظ سے اہم تھے۔ اگرچہ ان باہمی رشتوں کی تعداد بالفعل چار سے زیادہ ہم کو نہیں معلوم ہو سکی تاہم یہ قطعیت کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ معاشرتی سطح پر بنو امیہ اور بنو ہاشم کے عباسی گھرانے کے درمیان دوسرے ہاشمی خاندانوں کی طرح مکمل مقاطعہ نہیں تھا۔ اور عام حالات میں ان کے درمیان خوشگوار، محبت آمیز، اور دل پسند تعلقات و روابط تھے جن کی ایک ہلکی سی جھلک اوپر کے ازدواجی رشتوں میں ملتی ہے۔

مذکورہ بالا بحث عہد اموی میں بنو ہاشم اور بنو امیہ کے مختلف خانوادوں کے باہمی ازدواجی تعلقات سے ہے۔ جو بالفعل ہوئے تھے جس سے قریش کے ان دو اہم خاندانوں کے معاشرتی تعلقات پر روشنی پڑتی ہے لیکن ازدواجی تعلقات کی یہ بحث تشنہ رہے گی اگر ان دو واقعات کی طرف اشارہ نہ کیا جائے، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ دو موقعوں پر ان دونوں کے درمیان رشتہ ہوتے ہوتے رہ گیا۔ جو اگر ہو گیا ہوتا تو اس کے بڑے دور رس نتائج نکلتے۔ ان میں سے ایک موقع وہ تھا جب حضرت علی ہاشمی کی شہادت کے بعد حضرت معاویہ نے ان کی بیوہ کے سے شادی کا پیغام دیا تھا اوپر ذکر گذر چکا ہے کہ اس سلسلہ میں راویوں نے دو قسم کی روایات بیان کی ہیں۔ اول یہ کہ حضرت علی نے حضرت امامہ بنت ابی العاص اموی کو بوقت مرگ وصیت کی تھی کہ وہ اگر دوسری شادی کرنا چاہیں تو مغیرہ بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب ہاشمی سے ضرور مشورہ کر لیں۔ چنانچہ اس وصیت کے مطابق حضرت امامہ کو جب حضرت معاویہ کا پیغام پہونچا، تو انہوں نے،

بقیہ گذشتہ، زبیری ص ۳۰، ۳؎ زبیری ص ۳۰، ایضاً ص ۱۱۷،

مغیرہ ہاشمی سے مشورہ کیا اور مغیرہ ہاشمی نے ان سے ان کے فیصلہ کو ماننے کا قول و قرار لے لیا اور پھر ان سے خود نکاح کرلیا[1]، دوسری روایت یہ ہے کہ حضرت امامہ نے بطور خود مشورہ لیا تھا اور اس میں حضرت علی کی وصیت کا ذکر نہیں ہے اور مغیرہ نے حضرت امامہ کو اس پیغام کی وصولیابی پر لعن طعن کیا اور پھر ان سے خود شادی کرلی[2]۔ ان دونوں روایتوں میں خصوصاً دوسری روایت میں یہ تاثر دیا جارہا ہے کہ گویا حضرت امامہ نسباً اور اصلاً ہاشمی تھیں اور وہ اموی نہیں تھیں، اور محض اس بنا پر کہ ماں کی طرف سے حضرت امامہ حضرت زینب کی صاحبزادی ہونے کی وجہ سے اپنی رگوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس خون رکھتی تھیں۔ اسی طرح کا دوسرا واقعہ ہے جس کا تعلق حضرت معاویہ اموی اور ان کے جانشین بیٹے یزید اموی سے متعلق ہے۔ زبیری، ابن حزم اندلسی وغیرہ ماہرین انساب اور دوسرے مؤرخین کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ نے اپنی خلافت کے عہد میں کسی وقت یزید اموی کے لئے حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب ہاشمی کی ایک دختر ام کلثوم کے لئے پیغام دیا، حضرت ام کلثوم ماں کی طرف سے حضرت فاطمہ بنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی تھیں۔ وکیع کا بیان ہے کہ لڑکی کے باپ حضرت عبداللہ بن جعفر ہاشمی اس رشتہ کے لئے تیار تھے، مگر حضرت حسین شہید کے اصرار پر معاملہ ان کے سپرد کردیا، کہ وہ جو چاہیں فیصلہ کریں۔ حضرت حسین ہاشمی نے ام کلثوم جعفری ہاشمی کا رشتہ ان کے عم زاد قاسم بن محمد بن جعفر بن ابی طالب جعفری ہاشمی سے کردیا[3]۔ اور یزید اموی سے رشتہ نہ ہونے دیا[4]۔ بنو ہاشم

۱؎ زبیری ص ۸۶، بلاذری اول، ۴۰۱، ۴۰۰، نیز ملاحظہ ہو مضمون زیر مطالعہ کا برہان جون [illegible]

۲؎ ابن سعد ہشتم ص ۴۰، ۳۹۔

۳؎ زبیری ص ۸۳، ۸۴، جمہرہ ص ۶۲، وکیع (محمد بن خلف بن حیان) اخبار القضاۃ قاہرہ ۱۹۴۷ء، اول ص ۱۵۲، ۱۵۴، بقیہ گذشتہ۔

کی جانب سے ان دو رشتوں کے اس شدید اور منصوبہ بند انکار کی صحیح وجہ تلاش کرنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں، ان حقائق کی روشنی میں کہ اس سے پہلے اور اس کے بعد تقریباً ہر دور میں ہاشمی دختران گرامی امویوں سے منسوب رہ چکی تھیں،

بظاہر محسوس یہ ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے درمیان ہونے والی سیاسی آویزش کے اثرات اور یادیں ابھی تک ذہنوں میں تازہ اور دل کے زخم ہرے تھے، اس لئے ممکن ہے کہ ہاشمی بزرگوں کو اموی سلسلہ جنبانی کچھ قبل از وقت معلوم ہوئی ہو لیکن اگر میری جسارت کو بدنیتی اور شرانگیزی پر محمول نہ کیا جائے تو عرض کرنے کی جرأت کر دوں گا کہ حضرت معاویہؓ کی ان دو ہاشمی دختروں سے اپنے اموی خاندان کا رشتۂ ازدواج استوار کرنے کی بیتابانہ کوشش اور دوسری طرف حضرت حسین ہاشمی وغیرہ حارثی جیسے حضرات بنی ہاشم کی ان رشتوں کے نہ ہونے دینے کی پرعزم اور فیصلہ کن سعی سیاسی محرکات پر مبنی تھی، یہ حقیقت سب کو معلوم تھی اور آج بھی اسی کی دلیل دی جاتی ہے کہ حضرت علی اور ان کے فاطمی اخلاف نے خصوصاً اور دوسرے ہاشمیوں نے عموماً خلافت و نیابت رسول پہ اپنا قانونی اور مذہبی حق محض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے خون کے رشتے کی بناء پر جتایا تھا، جو ان کو بالترتیب حضرت فاطمہ بنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صلب مقدس سے اور بنو ہاشم کے خاندانی ہونے کی بنا پر حاصل تھا حضرت معاویہ اموی اس حقیقت کو بخوبی سمجھتے تھے، اور قرائن

ؔ بقیہ گذشتہ، لیکن واقعات کی ستم ظریفی ملاحظہ فرمائیے کہ انہی عبداللہ بن جعفر ہاشمی کی دوسری دختر ام محمد بعد میں یزید بن معاویہ اموی کے نکاح میں آ کر رہیں، اور یہ رشتہ یزید کے عہد خلافت میں ہی ہوا تھا، اس کے بعد چار جعفری صاحبزادیوں نے دوسرے اموی حکمران خاندان — بنو مروان — کے متعدد افراد جن میں خلفائے وقت بھی شامل تھے سے شادیاں کیں اور ان کی ان سے نسلیں بھی چلیں،

کہتے ہیں کہ خاندان علی ۔ دعوائے خلافت کی خاص طور سے کاٹ کرنے یا جوابی دلیل فراہم کرنے کی غرض سے اپنے اموی خانوادہ کے بنوی گھرانے سے اس طرح جوڑنے کی تگ و دو میں لگے تھے جس طرح حضرت علی کے خاندان کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مصاہرت کا شرف حاصل تھا حضرت امامہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی صاحبزادی حضرت زینب کی دختر نیک اختر اور ام کلثوم بنت عبداللہ بن جعفر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوٹی صاحبزادی حضرت فاطمہ کی دختر تھیں ، اور اس طور سے بالترتیب آنجناب کی نواسی اور پرنواسی تھیں ، اگر ان رشتوں میں سے کوئی بھی ہو جاتا تو حضرت معاویہ اور ان کے اخلاف کو بھی خلافت نبوی کا دعویٰ یا دلیل اسی طرح ہاتھ لگ جاتی ، جو حضرت علی اور ان کے فرزندان کرام کو حاصل تھی ، لیکن ہاشمی بزرگ جو اپنے شرف مصاہرت رسول کو کھونے کے لئے کسی قیمت پر تیار نہ تھے ، کی سیاسی اور سماجی سوجھ بوجھ نے ان رشتوں کو نہ ہونے دیا دوسری طرف حضرت معاویہ اور ان کے حامی مصاہرت رسول یا قرابت نبوی کو خلافت کی اصل بنیاد نہیں سمجھتے تھے ، جیسا کہ عیون الاخبار کی[1] ایک روایت سے واضح ہوتا ہے حضرت معاویہ کے نزدیک خلافت کی اساس بظاہر تین وجوہ پر ہو سکتی تھی ۔ جن میں سے قرابت رسول محض ایک تھی ، اور وہ ثانوی درجہ رکھتی تھی ، بہر حال واضح یہی ہوتا ہے کہ یہی سیاسی محرک تھا جس نے امویوں کو رشتہ جوڑنے اور ہاشمیوں کو اسے نہ ہونے دینے پر اکسایا تھا حضرت معاویہ کا رویہ قابل ستائش ہے کہ انہوں نے اس معاملہ میں اپنے ضرب المثل حلم کا دامن نہ چھوڑا ۔ اور یہ تاریخ کی ستم ظریفی ہی کہلائے گی ، کہ حضرت معاویہ اپنے حلم و سیاسی بصیرت کے باوجود کامیاب نہ ہو سکے وہاں ان کے اخلاف و جانشین بخوبی بامراد ہوئے ۔

---

[1] ابن قتیبہ دینوری ، عیون الاخبار قاہرہ ۱۳۸۳ھ ص ۲۲ ، نیز ملاحظہ ہو ، ریوبن لیوی دی سوشل اسٹرکچر آف اسلام ، کیمبرج ۱۹۶۲ء ص ۸۰ ، ۹ ، ۲۷۰ ،

ہاشمیوں اور امویوں کے درمیان ازدواجی تعلقات کے مطالعہ میں ایک اور اہم پہلو پر بھی نظر ڈالنا ضروری ہے جس کا اگرچہ براہ راست زیر مطالعہ موضوع سے تعلق نہیں ہے پھر بھی وہ بالواسطہ ہی سہی اس سے تعلق رکھتا ہے۔ اور وہ ہے ان غیر ہاشمی اور غیر اموی خواتین کی شادی جو کسی نہ کسی وقت میں ایک اموی اور اس کے بعد ایک ہاشمی یا اس کے برعکس استوار ہوئی تھی، اس رشتہ داری کی اہمیت اس لحاظ سے ہے کہ اس نے بنو ہاشم اور بنو امیہ کے درمیان پل کا کام دیا، اس کی اپنی سماجی و معاشرتی اہمیت کے علاوہ ایک نسبی اہمیت بھی تھی یعنی تعدد ازدواج کا مقبول عام رواج کے سبب ایک ماں کے بطن سے مختلف اوقات میں متعدد یا کم از کم دو افراد کی اولادیں ہوتی تھیں، جو نسبی اعتبار کے ایک دوسرے کے ماں جائے (علاتی) بھائی بہن ہوتے تھے اور انسانی سماج خاص طور سے عرب سماج میں اس کی ایک اپنی اہمیت ہوتی تھی[1]۔ چند مثالیں کافی ہوں گی، زبیری کا بیان ہے کہ حضرت علی کی ایک بیوی کا نام ام سعید بنت عروہ بن مسعود ثقفی تھا، جن کے بطن سے دو صاحبزادیاں رملہ اور ام الحسین پیدا ہوئی تھیں، بعد میں یہی ام سعید ثقفی حضرت معاویہ کے بھتیجے یزید بن عتبہ بن ابی سفیان اموی کے نکاح میں آئیں، اور ان سے ان کے کئی لڑکے ہوئے[2]۔ اس طرح علوی صاحبزادیاں اور اموی فرزند علاتی بھائی بہن تھے محمد بن حبیب بغدادی کی روایت ہے کہ ہند بنت سہیل عامری کی پہلی دو شادیاں بالترتیب

---

[1] ملاحظہ ہو زبیری ص ۸۵، ۳۵، حضرت علی اور ان کے دو بھائیوں حضرت جعفر اور حضرت عقیل کی اولادوں کے باہمی ازدواجی رشتے جن کی بنا پر متعدد حسنی اور حسینی حسنی اور جعفری حسینی اور جعفری عقیلی اور حسنی عقیلی اور حسینی بھائی بہن تھے،

[2] زبیری ص ۴۴، ۱۳۳، اس طور سے یزید بن عتبہ اموی اس رشتہ کی بنا پر حضرت علی کی دونوں دختروں کے علاتی باپ تھے اور حضرت علی ہاشمی یزید بن عتبہ اموی کے فرزندوں کے سوتیلے باپ کیا سماجی لحاظ سے یہ رشتے اہم نہ تھے؟

عبدالرحمٰن بن عتاب بن اسید اموی اور عبداللہ بن عامر بن کریز اموی سے ہوئی تھیں، پھر ان کی تیسری شادی حضرت حسن بن علی بن ابی طالب ہاشمی سے ہوئی۔[1] بغدادی کی ایک اور روایت ہے کہ حفصہ بنت عمران بن ابراہیم بن محمد بن طلحہ بن عبیداللہ تیمی کی پہلی تین شادیاں تین امویوں سے ہوئیں پھر ان دو ہاشمیوں جن میں سے ایک علوی اور دوسرے حسینی تھے کے نکاح میں آئیں، اور چھٹی اور آخری شادی ایک اسدی قریشی سے ہوئی۔[2] ابن سعد کی ایک دلچسپ اور اہم روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ موسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ تیمی کی صاحبزادی عائشہ پہلے مشہور اموی خلیفہ عبدالملک بن مروان سے منسوب تھیں اور اس رشتہ سے ان کے مشہور عالم و فاضل صاحبزادے بکار بن عبدالملک اموی تولد ہوئے پھر ان ہی عائشہ کی شادی عباسی

---

[1] کتاب المحبر ص ۴۵۰، لیکن زبیری ص ۴۲۰ میں کچھ اختلاف ہے زبیری کے مطابق ہند بنت سہیل کی پہلی شادی حفص بن عبد بن زمعہ بن اسود سے ہوئی، اور ان سے اولاد بھی ہوئی پھر دوسری اور تیسری اور چوتھی شادیاں باترتیب عبدالرحمٰن بن عتاب اموی عبداللہ بن عامر اموی اور حسین بن علی ہاشمی سے ہوئی تھیں، زبیری اس سلسلہ میں ایک حقیقت یہ بتلاتے ہیں کہ ہند بنت سہیل عامری ماں کی طرف سے ابوجہل مخزومی کی نواسی تھی، اور اس کی ماں کا نام تھا الحنظا بنت ابی جہل۔

[2] کتاب المحبر ص ۴۴۸ کے مطابق ان کی شوہروں کی ترتیب حسب ذیل ہے:

۱۔ قاسم بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان اموی (عثمانی خالزادہ/بنوامیہ)
۲۔ ہشام بن عبدالملک بن مروان اموی۔ (مروانی خالزادہ/بنوامیہ)
۳۔ محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان اموی (عثمانی خالزادہ/بنوامیہ)
۴۔ عون بن محمد بن علی بن ابی طالب ہاشمی، (علوی خالزادہ/بنوہاشم)
۵۔ عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی ہاشمی (حسنی خالزادہ/بنوہاشم)
۶۔ عثمان بن عروہ بن زبیر بن عوام قریشی، (بنواسد/قریش)

۴۰

خانوادہ کے ایک اہم فرد علی بن عبداللہ بن عباس ہاشمی سے ہوئی، جن سے متعدد اولادیں ہوئیں[۱]
اسی طرح کا ایک رشتہ زبیری[۲] اور یعقوبی[۳] نے متفقہ طور پر یوں بیان کیا ہے کہ علی بن عبداللہ بن
عباس کے ایک صاحبزادے محمد بن علی عباسی نے ریطہ بنت عبید اللہ بن عبداللہ بن المدان
حارثی سے ان کے پہلے دو شوہروں جن میں سے ایک اموی تھے اور دوسرے ثقفی کے بعد نکاح
کیا تھا، اموی شوہر تھے عبدالملک بن مروان کے صاحبزادے عبداللہ بن عبدالملک اموی
اور ثقفی شوہر تھے، حجاج بن یوسف ثقفی جن کے نکاح میں آنے کے فوراً بعد طلاق ہو گئی تھی۔
حضرت عمر بن عبدالعزیز خلیفۂ اموی کے زمانہ میں محمد بن علی عباسی طائف آئے اور حضرت
عمر ثانی سے اجازت مانگی تاکہ وہ ریطہ حارثی سے شادی کر سکیں کیونکہ اس سے پہلے وہ حضرت
عمر ثانی کے خاندان بنو امیہ کی منکوحہ رہ چکی تھیں، حضرت عمر نے یہ کہہ کر کہ ریطہ اپنی مرضی کی
مالک ہیں، اور اس سے کون انہیں روک سکتا ہے اجازت دے دی، محمد بن علی عباسی نے
ان سے شادی کر لی، اور ان سے عباسی خاندان کے بانی خلیفہ ابو العباس سفاح پیدا ہوئے
یہاں یہ بھی کہہ دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ریطہ حارثی محمد بن علی عباسی کے ماموں
کی لڑکی تھیں[۴]۔ آخر میں اسی نوعیت کا ایک اور رشتہ بیان کر دیا جائے۔ ابن حزم کی
روایت کے مطابق ابو العباس سفاح عباسی کے ایک ماں جائے بھائی عبدالعزیز بن
حجاج بن عبدالملک بن مروان اموی جو ابراہیم بن ولید اموی کے ولی عہد و جانشین تھے،
اور جو آخری اموی خلیفہ مروان بن محمد بن مروان (عہد خلافت ۱۲۷ھ/۷۴۴ء تا ۱۳۲ھ/۷۵۰ء)
کے زمانۂ تسلط میں قتل ہوئے[۵]۔ غالباً یہ کہنے کی ضرورت نہیں رہتی کہ سفاح کی ماں ریطہ محمد
بن علی عباسی کے نکاح میں آنے سے قبل کسی وقت حجاج بن عبدالملک اموی کے عقد نکاح

۱۔ ابن سعد، پنجم ص ۱۶۲۔ ۲۔ زبیری ص ۳۰، یعقوبی، تاریخ الیعقوبی بیروت ۱۹۶۰ء، دوم
ص ۲۸۷، ۳۰۷۔ ۴۔ جمہرہ ص ۱۸۔ ۵۔ جمہرہ ص ۹۸۔

میں رہ چکی تھیں، جن ان کی بنو امیہ میں کم از کم دو شادیاں یکے بعد دیگرے ہوئی تھیں، یہاں ایسے رشتوں کا استیعاب و استقصار مطلوب نہیں صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ ایسے، رشتے بھی ہاشمی اور اموی خانوادوں کے درمیان سماجی اساس کی تعلقات بنتے ہوں گے جیساکہ بعض اوپر مذکور ہوئے رشتوں کے سلسلہ میں صراحت سے معلوم ہوتا ہے۔

یہ تو ان عورتوں کی شادی کے تعلقات کا ذکر تھا، جو نسلاً ہاشمی تھیں، اور نہ اموی بلکہ کسی اور عرب خاندان سے تعلق رکھتی تھیں، ظاہر ہے کہ ان ہاشمی اور اموی خواتین کی شادی معنیٰ خیز، نتائج کے لحاظ سے دور رس اور معاشرتی اعتبار سے اہم رہی ہوگی جنھوں نے یکے بعد دیگرے کسی ہاشمی اور پھر کسی اموی یا اس کے برعکس اشخاص سے کی ہوگی۔ گذشتہ صفحات میں ایسی کئی شادیوں کا ذکر گذر چکا ہے۔ لیکن اس زاویہ سے ان پر روشنی زیادہ نہیں پڑی ہے لہٰذا ان کا اس پہلو سے ایک سرسری اعادہ مناسب معلوم ہوتا ہے

اس نوعیت کی پہلی دو نسبتیں حضرت علی ہاشمی کی دو صاحبزادیوں کے بارے میں مذکور ہوئی ہیں۔ اوپر ذکر آچکا ہے کہ رملہ بنت علی ہاشمی پہلے عبداللہ بن ابی سفیان ہاشمی سے منسوب ہوئی تھیں، جن سے اولاد بھی ہوئی۔ پھر وہ معاویہ بن مروان اموی کے نکاح میں آئیں۔ اور ان کے چھ بیٹوں کی ماں بنیں[1]۔ اسی طرح حضرت علی ہاشمی کی دوسری صاحبزادی خدیجہ پہلے عبدالرحمٰن بن عقیل ہاشمی کو بیاہی گئی تھیں، جن سے ان کے دو بیٹے ہوئے[2] اور پھر وہ ابو السنابل عبدالرحمٰن اموی کے حبالۂ نکاح میں آئیں۔ اور ان کی متعدد اولادوں کو جنم دیا[3]۔ حضرت حسن کی اولاد میں ام القاسم بنت حسن حسنی کی پہلی شادی مروان بن ابان اموی سے ہوئی۔ اور ان کے ایک فرزند محمد عثمانی پیدا ہوئے۔ پھر ان کا دوسرا نکاح عبیداللہ بن عباس عباسی ہاشمی کے پوتے حسین بن عبداللہ سے ہوا اگرچہ ان سے اولاد نہیں ہوئی

---

[1] زبیری ص ۵۴، جمہرہ ص ۸۰، [2] زبیری ص ۴۶، ۵۴، جمہرہ ص ۸۶ [3] زبیری ص ۵۳ جمہرہ ص ۳۷ اور ۸۷، ۴۰۶

خلیفہ سوم حضرت عثمان کی ایک سگڑ پوتی رقیہ صغریٰ بنت محمد الدیباج اموی نے پہلے تو حضرت حسن بن علی ہاشمی کے ایک پوتے ابراہیم بن عبداللہ حسنی سے شادی کی، اور پھر دوسری شادی عباسی خاندان کے محمد بن ابراہیم الامام عباسی سے کی جو اپنے وقت میں عباسی خلیفہ چنے گئے تھے، اور جنھوں نے اموی خلافت کے اواخر میں عباسی حکومت کے قیام کی مسلح کوشش و تحریک کی قیادت کی تھی[1] حسینی خانوادہ میں سکینہ بنت حسین ہاشمی کی پہلی شادی عبداللہ بن حسن ہاشمی سے اور اس کے بعد دو شادیاں دو امویوں زید بن عمرو عثمانی اموی اور اصبغ بن عبدالعزیز مروانی اموی سے ہوئی تھیں[2] انہی کی بہن فاطمہ بنت حسین ہاشمی کی پہلی شادی حسن بن حسن ہاشمی سے ہوئی تھی جن سے تین بچے ہوئے اور دوسری شادی ایک اموی عبداللہ بن عمرو عثمانی اموی سے ہوئی جن سے کئی اولادیں ہوئی تھیں[3]، اوپر ذکر آچکا ہے کہ ربطہ بنت محمد بن جعفر ہاشمی نے پہلے دو عقد امویوں سے کیے تھے اور تیسری شادی ایک عباسی سے کی تھی[4] اسی خاندان جعفری کی ربیحہ بنت محمد نے پہلی دو شادیاں امویوں سے اور آخری دو شادیاں ہاشمیوں سے کی تھیں[5] عباسی خانوادہ کی ایک دختر نے بالترتیب ایک ہاشمی، ایک اموی اور پھر ایک ہاشمی سے شادی کی تھی اور ان تینوں سے ان کی اولادیں بھی ہوئی تھیں یہ لبابہ بنت عبید اللہ عباسی تھیں، جو بالترتیب عباس بن علی علوی ہاشمی، ولید بن عتبہ بن ابی سفیان سفیانی اموی اور زید بن حسن حسنی ہاشمی سے شادی کی تھی، پہلے شوہر سے عبداللہ علوی ہاشمی، دوسرے شوہر سے قاسم سفیانی اموی اور تیسرے شوہر سے نفیسہ حسنی ہاشمی پیدا ہوئی تھیں اور دلچسپ بات یہ ہے کہ مؤخر الذکر ہاشمی خاتون پھر ایک اموی ولید بن عبدالملک مروانی خلیفہ وقت سے منسوب ہوئی تھیں[6] اسی

---

[1] جمہرہ ص ۷۶، [2] زبیری ص ۵۹، کتاب المحبر ص ۴۳۸، جمہرہ ص ۹۶، [3] زبیری ص ۵۲، ۵۱،، ۱۱۴ اور جمہرہ ص ۷۶، ۷۵، [4] کتاب المحبر ص ۴۴۹، [5] ایضاً ۴۴۸، [6] زبیری ص ۴۳ جمہرہ ص ۱۰۳۔

خاندان کی ایک اور دختر نے چار شادیاں کیں اور ان کے شوہر بالترتیب ہاشمی، مخزومی نوفلی اور اموی خاندانوں سے تعلق رکھتے تھے[1] ایک اور عباسی صاحبزادی نے پہلے ایک اموی اور پھر ایک عباسی ہاشمی سے رشتہ جوڑا تھا۔[2] جیسے کہ پہلے کہا جا چکا ہے کہ ان رشتوں نے دونوں خاندانوں کے درمیان خصوصاً اور دوسرے متعلقہ خاندانوں کے درمیان عموماً سماجی پل کا کام دیا تھا۔ ان میں سے جن جوڑوں کی اولادیں ہوئی تھیں، وہ آپس میں علاتی بھائی بہن تھے، اور ماں کی طرف سے خون کے رشتہ دار ہونے کے سبب ایک دوسرے کے لئے مہر و محبت کے جذبات رکھتے تھے، اور جن خواتین اور حضرات کے اولاد نہیں ہوئی تھی۔ ان کے خاندانوں کے درمیان بھی ان خواتین نے معاشرتی رابطہ پیدا کیا تھا۔ تاریخ اسلام کے کئی واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ دونوں خاندانوں ــــ بنو امیہ اور بنو ہاشم ــــ کے درمیان اس نوع کے رشتوں نے سماجی مفاہمت، معاشرتی ہم آہنگی اور انسانی مہر و الفت کو کسی نہ کسی حد تک بڑھایا تھا۔

---

[1] مضمون زیر نظر کا صفحات ماقبل میں۔ [2] ایضاً۔